فضیلت شعبان و استقبال رمضان

ابوداؤد و نسائی اور صحیح ابن خذیمہ میں ہے جس میں حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو ماہِ شعبان جتنے نفلی روزے کسی دوسرے مہینے کے رکھتے نہیں دیکھا۔''

جس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''یہ ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ یہ مہینہ وہ ہے کہ جس میں لوگوں کے اعمال رب العالمین کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا عمل ایسی صورت میں اٹھایا جائے کہ میں روزے کی حالت میں رہوں۔'' **(فتح الباری و سبل السلام)**۔

حضرت علیؓ سے سنن ابن ماجہ میں مرفوعاً مروی ہے:

''جب شعبان کی پہلی رات ہو تو اس میں قیام کرو اور اس دن کا روزہ رکھو، اس رات غروبِ آفتاب کے وقت اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور کہتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے روزی سے نواز دوں؟ کیا کوئی بیمار ہے کے اسے عافیت عطا کروں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ اور یہ طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔'' **(سنن ابن ماجه كتاب الصيام)**۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے نبی ﷺ کو بستر سے غائب پایا۔ جب آپ ﷺ کو تلاش کرنے نکلی تو آپ ﷺ کو دیکھا کہ بقیع میں ہیں، آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا:

''کیا تم اس بات سے ڈر گئی ہو کہ میں تم پر ظلم کروں گا؟''

میں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں تو یہی سمجھ رہی تھی کہ آپ ﷺ شاید کسی دوسری اہلیہ کے ہاں چلے گئے ہیں۔''

تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نصفِ شعبان کی رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ گناہ گاروں کو معاف کرتا ہے۔'' **(مسند احمد، ضعيف الجامع، ضعيف الترمذى)** ۔

دیلمی نے آنحضرت ﷺ کی یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے، نیز شعبان طہارت کرنے والا اور رمضان کفارہ کردینے والا مہینہ ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے السنہ ابن ابی عاصم ،صحیح ابن حبان ،شعب الایمان بیہقی ،تاریخ ابنِ عساکر اور معجم کبیر و اوسط طبرانی میں مرفوعاً مروی ہے، جس میں ہے:
''اللہ تبارک وتعالیٰ 15 شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف دیکھتا ہے اور مشرک وکینہ پرور کے سوا سب کو بخش دیتا ہے۔''

ابن ابی عاصم، لالکائی اور طبرانی نے حضرت ابوثعلبہؓ سے مرفوعاً بیان کیا ہے:
''نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظرِ کرم کرتا ہے اور مومنوں کو بخش دیتا ہے، کافروں کو مہلت عطا کرتا ہے اور اہلِ حقد وبغض کو انکے بغض کیساتھ ہی چھوڑ دیتا ہے جب تک کہ وہ اسے دل سے نہ نکال دیں۔'' (**مجمع الزوائد ، الترغیب و الترھیب**)۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مرفوعاً مروی ہے:
''نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظرِ کرم کرتا ہے اور اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے 2 کے، دل میں کسی کیخلاف بغض ونفرت رکھنے والا اور خودکشی کرنے والا۔'' (**تاریخ ابن عساکر ،مجمع الزوائد ، مسند امام احمد**)۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے ابن ماجہ، السنہ لابن ابی عاصم ولالکائی میں مرفوعاً مروی ہے:
''نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظرِ کرم کرتا ہے اور اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور دل میں کسی کے خلاف نفرت رکھنے والے کے۔''

امام ابن رجب حنبلیؒ فرماتے ہیں:
ماہِ رمضان کا روزہ اشہرحرم کے روزوں سے افضل ہے۔ بہترین نفلی روزہ رمضان المبارک سے پہلے اور اس کے بعد کا ہے۔
نیز وہ فرماتے ہیں:
ماہِ شوال اور شعبان کے رورزوں کی حیثیت ایسے ہی جیسے فرائض سے پہلے اور سنتوں کی کہ گویا اس سے فرائض میں پیش ہونے

والے نقص کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

نیز یہ بھی فرمایا:

جس طرح سنن رواتب یعنی وہ سنتیں جو فرض سے پہلے یا بعد میں پڑھی جاتی ہیں، وہ عام نوافل سے افضل ہیں اسی طرح ماہِ رمضان سے پہلے اور بعد کے روزے سال کے عام نفلی روزوں سے افضل ہیں۔

15 شعبان کے بعد نفلی روزے نہیں رکھنے چاہئیں، جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''جب نصف شعبان ہو جائے تو بعد میں روزے نہ رکھو یہاں تک کہ ماہِ رمضان داخل نہ ہو جائے۔'' (ابی داؤد)۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''صرف اکیلے 15 شعبان کا روزہ رکھنا لا اصل بلکہ یہ مکروہ ہے۔'' (اقتضاء الصراط المستقیم)۔

....

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ شعبان کی آخری تاریخ کو نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا:

''لوگو! ایک بڑی عظمت والا، بڑی برکت والا مہینہ قریب آ گیا ہے، وہ ایسا مہینہ ہے جس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں روزہ رکھنا فرض قرار دیا اور اس مہینے کی راتوں میں تراویح پڑھنا نفل قرار دیا ہے، جو شخص اس مہینے میں کوئی ایک نیک کام اپنے دل کی خوشی سے کرے گا تو وہ ایسا ہوگا جیسا کہ رمضان کے سوا اور مہینوں میں فرض ادا کیا ہو اور جو اس مہینے میں فرض ادا کرے گا تو وہ ایسا ہوگا جیسے رمضان کے علاوہ دوسرے مہینے میں کسی نے 70 فرض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ مہینہ معاشرے کے غریب اور حاجت مندوں کیساتھ مالی ہمدردی کا مہینہ ہے۔'' (بیہقی فی شعبان الایمان)۔

ایک اور روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''لوگو! تم پر رمضان کا مہینہ سایہ فگن ہونیوالا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کر دیئے ہیں، یہ وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیتا ہے، اس ماہ شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے، اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس سے محروم رہا وہ خیر و بھلائی سے محروم ہو گیا۔''

حضرت عبادہ بن الصامتؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک میں آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''لوگو! رمضان کا مہینہ آ گیا ہے، یہ اللہ تعالیٰ طرف سے برکت کا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ اس میں تمہاری طرف اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے، تمہارے گناہوں سے درگزر فرماتا ہے، تمہاری دعائیں قبول فرماتا ہے، رب سبحانہ وتعالیٰ تمہاری طرف نظر کرم فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے تمہاری عبادتوں پر ناز کرتا ہے، چنانچہ تم عبادت کیلئے کمر ہمت کس لو اور اللہ تعالیٰ کی بہترین عبادت کرو کیونکہ محروم وہی ہے جو اس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو گیا۔''

حضرت معلیٰ بن فضل کہتے ہیں:

''صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین رمضان سے پہلے 6 ماہ تک دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ! ہمیں رمضان المبارک نصیب کر، جب رمضان گزر جاتا تو 6 ماہ تک دعا کرتے کہ اس مبارک مہینے میں ہم نے جو نیک عمل کیے، اے اللہ انہیں قبول فرما۔''

حضرت یحییٰ ابن کثیرؒ کہتے ہیں:

سلف صالحین کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی:

''اے اللہ! مجھے رمضان تک سلامت رکھ، مجھے رمضان کی خیر و برکتیں سلامتی کے ساتھ عطا کر اور مجھ سے رمضان میں کی گئی عبادات سلامتی کے ساتھ قبول کر۔''

سلف صالحین میں سے کسی نے اپنی لونڈی فروخت کی۔ نیا خریدار اسے گھر لے آیا۔ رمضان المبارک کی آمد سے پہلے گھر والوں نے کھانے پینے کی اشیاء خریدنا اور ذخیرہ کرنا شروع کر دیں۔ لونڈی کو ان کی اس حرکت سے بڑا تعجب ہوا۔ چند دن تک وہ خاموشی سے دیکھتی رہی مگر بالآخر اس نے ہمت کر کے سوال کر ہی لیا کہ یہ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ گھر والوں نے کہا کہ ہم رمضان میں روزے رکھیں گے، اس کی تیاری کر رہے ہیں۔ لونڈی نے انتہائی حیرت سے پوچھا:

کیا تم لوگ صرف رمضان میں روزے رکھتے ہو؟ میں تو ایسے گھر سے آئی ہوں جن کے ہاں پورا سال ہی رمضان جیسا ہوا کرتا تھا، مجھے ان کی طرف لوٹا دو۔

رمضان المبارک کا قرآن مجید سے گہرا تعلق ہے۔ صحابہ کرامؓ کا رمضان المبارک میں قرآن مجید سے خصوصی تعلق قائم ہو جاتا تھا۔ امام شافعیؒ کے بارے میں ملتا ہے کہ آپؒ رمضان المبارک میں 60 مرتبہ قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ رمضان کے دوران روزانہ دن میں ایک ختم کرتے اور ایک ختم رات میں کرتے تھے۔

امام احمدؒ کے بارے میں ملتا ہے کہ جب رمضان المبارک آتا تو آپ کتابوں کا مطالعہ بند کر دیتے اور کہتے کہ رمضان المبارک قرآن کا مہینہ ہے۔

امام مالک بن انسؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ رمضان المبارک میں درس وتدریس اور فتویٰ دینے سے رک جاتے اور کہتے کہ یہ قرآن مجید کا مہینہ ہے۔

سلف صالحین میں سے ایک کی وفات کا وقت آیا تو ان کے بچے ان کے سرہانے رونے لگے۔ بچوں کو روتے دیکھ کر انہوں نے کہا:

''کیوں روتے ہو، اللہ کی قسم میں نے اس مسجد کے ہر ستون سے ٹیک لگا کر رمضان المبارک میں 10، 10 مرتبہ قرآن مجید ختم کیا ہے۔''

مسجد میں 4 ستون تھے، یعنی انہوں نے مبارک ماہ کے دوران 40 مرتبہ قرآن ختم کیا۔

حضرت اسود بن یزیدؒ کے بارے میں آتا ہے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آجاتا تو ہر چیز سے کنارہ کش ہو جاتے اور کلی طور پر تلاوت کلام پاک میں مصروف ہو جاتے، ہمہ وقت اس میں مصروف رہتے اور دو دنوں میں قرآن پاک ختم کرنے کا اہتمام کرتے۔

حضرت سعید بن جبیرؒ کا بھی یہی معمول تھا کہ رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی تمام دنیوی مصروفیتوں کو ترک کر دیتے اور تلاوت کلام پاک میں ہمہ تن مشغول ہو جاتے۔

حضرت قتادہؒ عام دنوں میں 7 دنوں میں قرآن کریم ختم فرماتے تھے لیکن جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو ہر 3 دنوں میں ایک قرآن پاک ختم کرنے کا اہتمام کرتے اور جب اخیر عشرہ آجاتا تو روزانہ ایک قرآن کریم ختم کرتے۔

امام المحدثین حضرت محمد بن اسماعیل بخاریؒ رمضان المبارک میں تراویح کے بعد تلاوت کلام پاک میں مشغول ہو جاتے اور ہر 3 دن میں ایک قرآن کریم ختم کرتے۔

رمضان المبارک کی راتوں میں عبادات کا یہ حال تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رات کی نماز کو کسی طور ترک مت کرنا کہ رسول اکرم ﷺ نے تہجد کو کبھی ترک نہیں کیا۔ آپ ﷺ اگر علیل ہوتے تو بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’اے عائشہؓ! کیا تمہاری کوئی ضرورت ہے جسے میں پورا کر دوں۔‘‘

ام المومنین نے عرض کیا:

’’اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، کیا میں آپ ﷺ سے کبھی مستغنی ہو سکتی ہوں؟ مگر جانتی ہوں کہ میری محبت سے زیادہ آپ ﷺ کو اپنے رب سے محبت ہے، آپ ﷺ تہجد کیلئے بے چین ہو رہے ہیں۔‘‘

ام المومنینؓ فرماتی ہیں:

’’پھر آپ ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہو جاتے اور رات بھر نماز ادا کرتے یہاں تک کہ حضرت بلالؓ فجر کی اذان کیلئے آپ ﷺ سے اجازت طلب کرنے آتے۔‘‘

حضرت عمر بن خطابؓ کا طرز عمل یہ تھا کہ رات کے جتنے حصے میں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا نماز پڑھتے، جب آدھی رات ہوتی تو گھر والوں کو جگاتے اور فرماتے: نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

تمام سلف صالحین خاص طور پر رمضان المبارک میں تہجد کا بہت زیادہ اہتمام کرتے، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق روایت ہے کہ جب رات کی تاریکی چھا جاتی اور ہر طرف سکون پھیل جاتا تو آپؓ نہایت اہتمام سے وضو کر کے نماز میں مشغول ہو جاتے اور تہجد پڑھتے رہتے اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ان کے سینے سے رونے کی آواز آتی۔

حضرت طاؤسؒ جب بستر پر جاتے تو جہنم کے خوف سے ان کی نیند اڑ جاتی، گھبراتے ہوئے کھڑے ہو جاتے اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگتے اس حالت میں پوری رات گزار دیتے۔

حضرت امام حسنؓ سے کسی نے دریافت کیا کہ تہجد گزار کے چہرے اس قدر روشن اور پر رونق کیوں ہوتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ جب ساری دنیا نیند کی آغوش میں ہوتی ہے تو یہ اللہ رب العزت کے برگزیدہ بندے اپنے نرم نرم بستروں کو چھوڑ کر بارگاہ رب العزت کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں اور نمازوں میں اس سے مناجات کر رہے ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ انہیں نور کی ایسی خلعت عطا کرتا ہے جس سے ان کے چہرے پُر رونق ہو جاتے ہیں۔

حضرت عبدالعزیز بن روادؒ کے متعلق سیرت کی کتابوں میں موجود ہے کہ جب رات ہو جاتی اور وہ اپنے بستر پر جاتے تو بستر کی طرف مخاطب ہو کر فرماتے کہ اے بستر! تو بہت زیادہ نرم اور گداز ہے لیکن جنت کا بستر تجھ سے زیادہ نرم اور گداز ہے اسکے بعد بستر چھوڑ

دیتے، وضو کر کے نماز پڑھنے لگتے۔

حضرت فضیل بن عیاضؒ کا مشہور واقعہ ہے کہ رات آتے ہی نماز، تلاوت کلام پاک اور اوراد و اذکار میں ہمہ تن متوجہ ہو جاتے، بعض سلف صالحین کا معمول تھا کہ رمضان المبارک میں تہجد میں 7 راتوں میں ایک قرآن ختم کرتے جبکہ بعض 10 راتوں میں تہجد کی نمازوں میں ایک قرآن پاک ختم کرنے کا اہتمام کرتے۔

رمضان المبارک سخاوت کا بھی مہینہ ہے۔ رسول اکرم ﷺ سے زیادہ سخی اور مہربان کون ہوسکتا ہے مگر جب رمضان المبارک کا مہینے آتا تو آپ ﷺ کی سخاوت حد درجہ ہو جاتی۔ آپ ﷺ سخاوت میں تیز ہوا سے سبقت لے جاتے۔

روزہ افطار کروانا سلف صالحین کا مستقل عمل تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت داؤد طائیؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ تیمیوں اور بے کسوں کے ساتھ روزہ افطار کیا کرتے تھے۔ امام حسنؓ اور حضرت ابن مبارکؒ کا معمول تھا کہ وہ افطار پر اپنے دوستوں اور عزیزوں کو مدعو کرتے اور ان کی خدمت کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو کھانا کھلانے سے باہم الفت و محبت پیدا ہوتی ہے نیز باہم الفت و محبت سے ہی آدمی جنت میں داخل ہوگا۔

ابو سوار عدویؒ کا کہنا ہے کہ میں نے بنی عدی کے لوگوں کو اس مسجد میں دیکھا، ان میں سے کسی نے کبھی تنہا روزہ افطار نہیں کیا۔ اگر کسی دن گھر میں مہمان نہ ہوتا تو اپنا کھانا مسجد میں لے آتے اور مسلمانوں کے ساتھ افطار کرتے تھے۔

حضرت یونس بن یزیدؒ حضرت شہاب الدین زہریؒ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آجاتا تو تلاوت کلام پاک، غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلانے، کپڑا پہنانے اور ان کی ضرورتیں پوری کرنے کا خاص اہتمام کرتے۔

حضرت حماد بن ابو سلیمانؒ رمضان المبارک میں ہر رات 50 غریبوں اور مسکینوں کو کھانا کھلاتے، انہیں کپڑے عنایت کرتے اور ہر ایک کو 100 درہم دیتے تاکہ وہ امیروں کے ساتھ عید کی خوشیوں میں شریک ہوسکیں۔

رمضان المبارک کے دوران سلف صالحینؒ کے درمیان نیک اعمال میں مسابقت ہوتی تھی۔ وہ اس ارشاد الٰہی پر عمل کرتے تھے:

ابوداؤد ونسائی اور صحیح ابن خذیمہ میں ہے جس میں حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو ماہِ شعبان جتنے نفلی روزے کسی دوسرے مہینے کے رکھتے نہیں دیکھا۔''

جس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''یہ ایسا مہینہ ہے جو رجب اور رمضان کے درمیان ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ یہ مہینہ وہ ہے کہ جس میں لوگوں کے اعمال رب العالمین کی طرف اٹھائے جاتے ہیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا عمل ایسی صورت میں اٹھایا جائے کہ میں روزے کی حالت میں رہوں۔'' **(فتح الباری و سبل السلام)**۔

حضرت علیؓ سے سنن ابن ماجہ میں مرفوعاً مروی ہے:

''جب شعبان کی پہلی رات ہو تو اس میں قیام کرو اور اس دن کا روزہ رکھو، اس رات غروبِ آفتاب کے وقت اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور کہتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ کیا کوئی رزق طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے روزی سے نواز دوں؟ کیا کوئی بیمار ہے کے اسے عافیت عطا کروں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ اور یہ (سلسلۂ داد و دہش) طلوعِ فجر تک جاری رہتا ہے۔'' **(سنن ابن ماجه کتاب الصیام)**۔

حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے نبی ﷺ کو بستر سے غائب پایا۔ جب آپ ﷺ کو تلاش کرنے نکلی تو آپ ﷺ کو دیکھا کہ بقیع میں ہیں، آپ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا:

''کیا تم اس بات سے ڈر گئی ہو کہ میں تم پر ظلم کروں گا؟''

میں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! میں تو یہی سمجھ رہی تھی کہ آپ ﷺ شاید کسی دوسری اہلیہ کے ہاں چلے گئے ہیں۔''

تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نصفِ شعبان کی رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ گناہ گاروں کو معاف کرتا ہے۔'' **(مسند احمد، ضعیف الجامع، ضعیف الترمذی)**۔

دیلمی نے آنحضرت ﷺ کی یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:
شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے، نیز شعبان طہارت کرنے والا اور رمضان کفارہ کر دینے والا مہینہ ہے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے السنہ ابن ابی عاصم، صحیح ابن حبان، شعب الایمان بیہقی، تاریخ ابنِ عساکر اور معجم کبیر و اوسط طبرانی میں مرفوعاً مروی ہے، جس میں ہے:
''اللہ تبارک وتعالیٰ 15 شعبان کی رات اپنی مخلوق کی طرف دیکھتا ہے اور مشرک و کینہ پرور کے سوا سب کو بخش دیتا ہے۔''

ابن ابی عاصم، لالکائی اور طبرانی نے حضرت ابوثعلبہؓ سے مرفوعاً بیان کیا ہے:
''نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظرِ کرم کرتا ہے اور مومنوں کو بخش دیتا ہے، کافروں کو مہلت عطا کرتا ہے اور اہلِ حقد و بغض کو انکے بغض کیساتھ ہی چھوڑ دیتا ہے جب تک کہ وہ اسے دل سے نہ نکال دیں۔'' (**مجمع الزوائد، الترغیب و الترهیب**)۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مرفوعاً مروی ہے:
''نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظرِ کرم کرتا ہے اور اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے 2 کے، دل میں کسی کیخلاف بغض و نفرت رکھنے والا اور خودکشی کرنے والا۔'' (**تاریخ ابن عساکر، مجمع الزوائد، مسند امام احمد**)۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے ابن ماجہ، السنہ لابن ابی عاصم و لالکائی میں مرفوعاً مروی ہے:
''نصف شعبان کی رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظرِ کرم کرتا ہے اور اپنے تمام بندوں کو بخش دیتا ہے سوائے مشرک اور دل میں کسی کے خلاف نفرت رکھنے والے کے۔''

امام ابن رجب حنبلیؒ فرماتے ہیں:
ماہِ رمضان کا روزہ اشہرِ حرم کے روزوں سے افضل ہے۔ بہترین نفلی روزہ رمضان المبارک سے پہلے اور اس کے بعد کا ہے۔
نیز وہ فرماتے ہیں:
ماہِ شوال اور شعبان کے روزوں کی حیثیت ایسے ہی جیسے فرائض سے پہلے اور سنتوں کی کہ گویا اس سے فرائض میں پیش ہونے والے نقص کی تکمیل ہو جاتی ہے۔

نیز یہ بھی فرمایا:

جس طرح سنن رواتب یعنی وہ سنتیں جو فرض سے پہلے یا بعد میں پڑھی جاتی ہیں، وہ عام نوافل سے افضل ہیں اسی طرح ماہِ رمضان سے پہلے اور بعد کے روزے سال کے عام نفلی روزوں سے افضل ہیں۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے:

''نبی ﷺ نفلی روزے اس کثرت سے رکھتے تھے کہ ہم کہتے کہ شاید آپ ﷺ کسی دن کا روزہ بھی نہیں چھوڑیں گے اور کبھی مسلسل روزے نہ رکھتے تو ہم سمجھتے کہ آپ ﷺ کبھی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے۔ میں نے آپ ﷺ کو کسی بھی ماہ کے مکمل روزے رکھتے نہیں دیکھا سوائے رمضان کے اور میں نے آپ ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی ماہ کے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔'' (بخاری)۔

صحیح بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے:

''نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی ماہ کے روزے کبھی بھی پورے نہیں رکھے۔''

اسی حدیثِ شریف میں سیدنا ابن عباسؓ آپ ﷺ کے نفلی روزوں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''آپ ﷺ کبھی اس تسلسل سے روزے رکھتے چلے جاتے کہ کہنے والا کہتا: اللہ کی قسم! آپ ﷺ کوئی روزہ نہیں چھوڑیں گے اور آپ ﷺ جب روزے ترک کرتے تو مسلسل ترک ہی کئے جاتے حتیٰ کہ کہنے والا کہتا: واللہ! آپ ﷺ تو کبھی بھی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے۔'' (بخاری مع الفتح)۔

15 شعبان کے بعد نفلی روزے نہیں رکھنے چاہئیں، جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

''جب نصف شعبان ہو جائے تو بعد میں روزے نہ رکھو یہاں تک کہ ماہِ رمضان داخل نہ ہو جائے۔'' (ابی داؤد)۔

امام ابن تیمیہؒ نے تعدّدِ حدیث کی بنا پر اور امام احمد کی نصوص کے پیشِ نظر اس رات کی فضیلت مانی ہے (اقتضاء الصراط المستقیم)۔

علامہ مبارکپوریؒ نے متعدد احادیث کے پیشِ نظر کہا ہے کہ اس کی کوئی اصل ہے۔ دَورِ حاضر کے معروف محدث شیخ البانی نے متعدد طرق نقل کئے ہیں اور ان کے مجموعہ سے حاصل ہونے والی قوت کی بنا پر مذکورہ حدیث نمبر ایک کو صحیح قرار دیا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

''صرف اکیلے 15 شعبان کا روزہ رکھنا لا اصل بلکہ یہ مکروہ ہے۔''(**اقتضاء الصراط المستقیم**) ۔

شرک کرنا:

کینہ اور بغض:

قطعِ رحمی کرنا:

والدین کی نافرمانی کرنا:

کسی انسان کا ناحق قتل کرنا:

بدکار مرد عورت: